بسم الله الرحمن الرحیم

صاحب صدر اور معزز سامعین کرام میری تقریر کا عنوان ہے کہ۔

آنحضرت ﷺ کی سیرت کی چند جھلکیاں

اس وقت دنیا ایک گلوبل ویلیج بن گئی ہے۔ فاصلے کم ہو رہے ہیں۔ ایک کائنات کے رہنے والے ایک گھر کی شکل میں ہو رہے ہیں۔ مگر اس قربت کے باوجود گھر ٹوٹ رہے ہیں۔ معاشرہ بے سکونی کا شکار ہو رہا ہے۔ انسان خوف میں مبتلا ہو رہا ہے۔ عالم گیر جنگوں کے خطرات میں اضافہ ہو چکا ہے۔ انسان ایک دوسرے کے خون کو لینے کے لئے ہر قسم کے گناہوں میں ترقی کر رہا ہے۔ اس بڑھتے ہوئے نفرت کے صحراؤں میں گل وگلزار کیسے کھل سکیں گے۔ اس ظلم و جور میں کس طرح امن و مان کے پھول اگائے جا سکتے ہیں۔

آیئے آپ کو کائنات کے گل اور فخر مخلوقات سرور دو عالم کی حیات طیبہ سے چند جھلکیاں دکھاؤں جن کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو حسین بنا سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جائیں گے اور الفت و پیار میں بڑھتے جائیں گے یہاں تک کہ ہم گل وگلزار معاشرہ بنتے چلے جائیں گے۔ روایت ہے کہ ایک دن حضرت ام المؤمنینؓ حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے جواب دیا کہ **کان خلقه القرآن**۔ آپ کے اخلاق قرآن تھے۔ پھر حضرت عائشہؓ نے سورۃ مومنوں کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت فرمائی جن کا ترجمہ یہ ہے کہ۔ (یقیناً مومن کامیاب ہوگئے وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ کا حق ادا کرنے والے ہیں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں سے نہیں یا ان سے بھی نہیں جن کے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ پس یقیناً وہ ملامت نہیں کیے جائینگے۔ پس جو اس سے ہٹ کر کچھ چاہے تو یہی لوگ ہیں جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے ان آیات کے متعلق بتلایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق فاضلہ تھے۔ (مستدرک حاکم۔ تفسیر سورۃ مومنون)

حضرت امام مہدیؑ آپ کی سیرت کا نقشہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (جمیع اخلاق فاضلہ اس نبی معصوم کے ایسے کمال موزونیت ولطافت ونورانیت پر واقعہ ہے کہ الہام سے پہلے ہی خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھے۔ ان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہوگیا۔ اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باوجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا۔)

آپ ﷺ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوتا۔ اس کی خوبصورتی اور دل آویزی کو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں بھی بیان نہیں کر سکتی۔ کس طرح اپنے مولیٰ کے حضور گڑگڑاتے۔ اصلاح امت کے لئے دعائیں کرتے۔ بگڑی انسانیت کو سنوارنے کے لئے عرش الٰہی کو ہلاتے۔ کفر کے اندھیروں سے نکال کر روشنیوں کے شہر میں لانے کے لئے التجائیں کرتے۔ کھڑے کھڑے پاؤں متورم ہو جاتے۔ نماز فجر کے بعد صحابہؓ کے سفر پر گئے ہوتے تو ان کے لئے دعا کرتے۔ بیمار ہوتے تو عیادت کرتے۔ ساتھ تشریف فرما ہوتے۔ ان کا حال احوال دریافت فرماتے۔ ان

میں اگر کوئی غیر حاضر ہوتا تو اس کے بارے میں معلوم فرماتے۔

حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں۔میں نے اپنے والد سے رسول اللہ ﷺ کے گھر کے اندرونی حالات کے بارہ میں پوچھا۔تو انہوں نے بتایا کہ جب حضور اپنے گھر تشریف لاتے تو گھر کے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ایک حصہ اللہ جلشانہ کے لئے وقف فرماتے۔ایک حصہ اہل خانہ کے لئے۔ایک حصہ خود اپنے لئے۔پھر اپنے حصے کو اپنے اور لوگوں کے درمیان بانٹ لیتے اور اس میں خاص صحابہ کے ذریعہ عام لوگوں تک دین کی باتیں پہنچاتے۔(شمائل النبی ﷺ)

آپ کے اعلیٰ اخلاق اور بلندی کردار کے بارہ میں حضرت ام المومنینؓ حضرت خدیجہ کی گواہی سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے فرماتی ہیں۔آپ ﷺ صلہ رحمی کرنے والے، دوسروں کے بوجھ اٹھانے والے، گمشدہ اخلاق اور نیکیوں کو زندہ کرنے والے، مہمان نواز، اور راہ حق میں مصائب پر مدد کرنے والے ہیں۔(بخاری کتاب بدءالوحی)

حضرت عائشہؓ آپ کے اخلاق کا نقشہ یوں کھینچتی ہیں۔آپ ﷺ فحش کلامی نہ فرماتے اور بازاروں میں آوازیں کسنا آپ کو شیوہ نہ تھا۔بدی کا بدلہ بدی سے نہ دیتے۔بلکہ عفو اور درگزر سے کام لیتے۔(بخاری کتاب الادب)

حقیقت یہ ہے کہ بنی نوع انسان کے لئے ایسا خوبصورت اور کامل نمونہ اور کامیابی اور کامرانی کی شاہراہ تھے جو شادمانیوں اور لالہ زاروں میں پہنچا دیتی ہیں۔رحمی رشتہ میں اول رشتہ والدین کا ہے۔پھر بیوی اولاد بہن بھائی خالہ چچا وغیرہ ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک کا حق قائم فرمایا۔آپ سے پوچھا گیا کہ حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔؟ فرمایا ماں پھر پوچھا تو فرمایا ماں تیسری بار پوچھنے پر فرمایا ماں اور چوتھی بار پوچھنے پر فرمایا باپ۔(بخاری کتاب لادب)

ایک شخص کے پوچھنے پر کہ والدین کی موت کے بعد ان کی صلہ رحمی کا کوئی حق باقی رہ جاتا ہے۔آپ نے فرمایا ہاں والدین کے لئے دعائیں کرنا ان کے رحمی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا جن کے ساتھ صرف والدین کی طرف سے رشتہ ہو۔پھر ان کے لئے بخشش کی دعا کرنا اور ان کے عہد کو وفا کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔(ابوداؤد کتاب الادب)

دیکھئے سرکار دو عالم ﷺ صرف اپنے ساتھیوں کو حسن سلوک اور خوش اخلاقی کی تعلیم نہیں دیتے بلکہ خود بھی اس تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔اگر ہم اس اسوۂ حسنہ سے حسین بن جائیں تو نفرتوں کے دریا خشک ہو جائیں گے۔پیار و محبت اور شفقت کی وہ جنت تعمیر ہو گی جس کی اس دنیا میں ہم میں سے ہر ایک کو ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس ابدی جنتوں کا وارث بنائے۔آمین

۔اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید .